قم و حضرت معصومہ علیہاالسلام

<"xml encoding="UTF-8?>

قم کے لوگ اور امام ھفتم علیہ‌السلام

حدیث-١٠

عَنْ صَفْوانِ بْنِ يَحْيى: بَيّاعِ السّابِرىّ قالَ: كُنْتُ يَوْما عِنْدَ أَبِى الْحَسَنِ عليه السلام فَجَرى ذِكْرُ قُم وَ أَهْلِهِ وَمَيْلِهِمْ اِلىَ الْمَهدىّ عليه السلام فَتَرَحَّمَ عَلَيهِمْ

وَ قالَ: رَضِىَ اللّهُ عَنْهُم. [بحار الانوار60/216]

صَفْوانِ بْنِ يَحْيى سے مروی ہے: بَيّاعِ السّابِرىّ کہتے ہیں:میں ایک دن ساتویں امام ابی الحسن موسی کاظم علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا، اس دوران شہر قم اور اہل قم کے حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ تمائل و ثابت قدمی سے متعلق گفتگو ہوئی تو اس وقت امام علیہ السلام نے لطف، شفقت اور مہربانی کا اظہار فرمایا۔

اور فرمایا: پروردگارا! (اہل قم) سے راضی ہو۔

(بَيّاعِ السّابِرىّ :کون؟

اس شخص کا اصل نام عبدالرحمٰن بن حجاج بجلی کوفی جو بَيّاعِ السّابِرىّ کے نام سے مشہور ہیں اور امام صادق علیہ السلام، امام کاظم علیہ السلام کے اصحاب اور وکیلوں میں سے تھے)

اہل قم کو آفرین!

حدیث-١١

عَنْ أَبِى الحَسَنِ الرِّضاء عليه السلامقالَ: اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمانِيَةَ أَبْوابٍ، وَ لاِهْلِ قُم واحِدٌ مِنْها، فَطُوبى لَهُمْ، ثُمَّ طُوبى لَهُمْ ثُمَّ طُوبى لَهُمْ. [بحارالانوار:60/215]

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک روازہ اہل قم کے لئے ہے، پس ان کےلئے مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔

اہل قم کو خوش آمدید

حدیث-۱۲

رُوِیَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ الرَّیْ : أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلی أَبی عَبْدِ اللّهِ علیه السلام
وَ قالُوا: نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الرَّیْ. فَقالَ: مَرْحَبا بِإِخْوانِنا مِنْ أَهْلِ قُم!
فَقالُوا: نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الرَّیْ فَأَعادَ الْكَلامُ، قالُوا ذٰلِكَ مِرارا وَ أَجابَهُمْ بِهِ أَوَّلاً. [بحارالانوار:60/216]

شہر"رے "کے لوگوں کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ: وہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم "رے" کے رہنے والے ہیں!۔

پس امام علیہ السلام نےفرمایا: اہل قم ہمارے بھائیوں ہیں سلام ہو!

پھر انہوں نے دوبارہ یہی بات کرنے لگےکہ ہم شہر"رے "سے ہیں۔ امام علیہ السلام نے وہی جملہ دہرایا۔ انہوں نے اس جملے کو کئی دفعہ دہرایا، لیکن امام علیہ السلام نے پہلے جملے کا جواب دیا یعنی کئی دفعہ امام علیہ السلام نےاہل قم پر سلام و درود بھیجا۔

اہل قم پر سلام ہو

حدیث-۱۳

قالَ الصّادِقُ علیه السلام: سَلامُ اللّهِ عَلی أَهْلِ قُم. یَسْقِی اللّهُ بِلادَهُمُ الغَیْثَ، وَ یُنَزِّلُ اللّهُ عَلَیْهِمُ الْبَرَكاتِ، وَ یُبَدِّلُ اللّهُ سَیِّئاتِهِمْ حَسَناتٍ، هُمْ أَهْلُ رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ وَ قیامٍ وَ قُعُودٍ، هُمُ الْفُقَهاءُ الْعُلَماءُ، هُمْ أَهْلُ الدِرایَةِ وَ الرِوایَةِ وَ حُسْنِ الْعِبادَةِ. [بحارالانوار: 60/217]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:خدا کی سلام ہو اہل قم پر، پروردگارا!ان کے خطّےکو باران رحمت،بارش سے سیراب فرماتاہے، ان پرپروردگار اپنی رحمتوں کا نزول فرماتاہے اور پروردگار عالم ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔یہی اہل قیام و رکوع اور سجود ہیں وہ فقہاء ،علماء ودانشمندہیں۔ اور یہی اہل درایہ، اہل روایت اور یہی لوگ اچھی عبادت اور نیکوکار کرنےوالے ہیں۔

اہل قم کی برتری

حدیث-۱۴

قالَ أَبُوالْحَسَنِ علیه السلام: اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمانِیَةَ أَبْوابٍ وَ واحِدٍ مِنْها لاِهْلِ قُم، وَ هُمْ خِیارُ شیعَتِنا مِنْ بَیْنِ سائِرِ البِلادِ، خَمَّرَاللّهُ تَعالی وَلایَتَنا فطینَتِهِمْ. [بحارالانوار:60/216]

امام ھفتم ابوالحسن موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا: بہشت اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ اہل قم کے لئے ہیں اور اہل قم دنیا کےدوسرے خطّہ کے لوگوں میں ہمارے منتخب شیعہ ہیں، پروردگار عالم نے ہماری ولایت کو ان کی طینت میں رکھی ہے۔

طاقتور جنگجو کون لوگ ؟

حدیث-۱۵

رَوی بَعْضُ أَصْحابِنا قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبی عَبْدِاللّهِ علیه السلام جالِسا اِذْ قَرَأَ هذِهِ الآیَةَ
« فَإِذا جاءَ وَعْدُ أُولیهُما بَعَثْنا عَلَیْهِمْ عِبادا لَنا أُوْلی بَأسٍ شَدیدٍ فَجاسُوا خِلالَ الدِّیارِ وَ كانَ وَعْدا مَفْعُولاً»
فَقُلْنا: جُعِلْنا فِداكَ، مَنْ هؤُلاءِ؟

فَقالَ ثَلاثَ مَرّاتٍ: هُمْ وَاللّهِ أَهْلُ قُم. [بحارالانوار: 60/216]

ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہیں: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ امام علیہ السلام نےاس آیت مجیدہ کی تلاوت فرمائی:

«فَإِذا جاءَ وَعْدُ أُوليهُما بَعَثْنا عَلَيْهِمْ عِباداً لَنا أُوْلى بَأسٍ شَديدٍ فَجاسُوا خِلالَ الدِّيارِ وَ كانَ وَعْدا مَفْعُولاً»

"پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا"(اسراء/5)

تو ہم نے کہا: مولای آپ پر قربان جائیں!یہ لوگ کون ہیں؟

پس امام علیہ السلام نے تین بار فرمایا: خدا کی قسم یہ قم کے لوگ ہیں۔

(یہ طاقتور جنگجو کون لوگ تھے؟

اس میں بہت اختلاف ہے۔ ممکن ہے اس سے مراد بابل کا بادشاہ بخت نصر ہو جس نے یروشلم اور ہیکل سلیمانی تک کو زمین کے برابر کر دیا تھا۔ یعنی جب پہلا وعدہ آئے گا تو ہم تمہارے (اسرائیلیوں) کے خلاف لڑنے والے آدمی بھیجیں گے (تمہیں سختی سے کچل کر یہاں تک کہ مجرموں کو پکڑیں گے) اور وہ گھروں کی تلاشی لیں گے، اور یہ ایک یقینی وعدہ ہے۔)

تربتِ قم اور اہل قم

حدیث-۱۶

قالَ الصّادِقُ علیه السلام: تُرْبَةُ قُم مُقَدَّسَةٌ، وَ أَهْلُها مِنّا وَ نَحْنُ مِنْهُمْ لايُريدُهُمْ جَبّارٌ بِسُوءٍ اِلاّ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ مالَمْ يَخُونُوا اِخْوانَهُمْ فَإذا فَعَلُوا ذلِكَ سَلَّطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ جَبابِرَةَ سُوءٍ!.

أَما اِنَّهُمْ أَنْصارُ قائِمِنا وَ دُعاةُ حَقِّنا، ثُم رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّماءِ

وَقالَ: أَللّهُمَّ اعْصِمْهُمْ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَ نَجِّهِمْ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ. [بحارالانوار:60/219]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سرزمین" قم "کی مٹی مقدّس ہے اوراس سرزمین کےلوگ ہم میں سے ہیں اور ہم بھی ان میں سے ہیں، کوئی بھی ظالم وجابر اہل قم کے خلاف برا ارادہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اس کی سزاء اور عذاب میں تاخیر ہوتی ہے۔ہاں جب تک یہ لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ خیانت نہیں کرتا لیکن جب وہ خیانت کرنے لگیں تو پروردگار عالم ان پر ستمگران ،ظالم و جابر کی حکومت مسلّط فرمائے گا۔

وہ ہمارے قائم (عج) کے اعوان وا نصار(ساتھی) اور ہمارےحق کے داعی ہیں، پھر امام نے اپنا سرمبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: پروردگارا! ان کو ہرنافرمانی، آفت و بلیات اور فتنے سے محفوظ رکھنا اور انہیں تمام تباہی و بربادی سے بچا۔

اھل قم اور زیارت امام رضا علیہالسلام

حدیث-۱۷

عَنْ عَبْدِ العَظيمِ بْنِ عَبْدِاللّهِ الْحَسَنىّ قالَ : عَلىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرىّ علیه السلام يَقُولُ: اَهْلُ قُم وَأَهْلُ آبَةِ مَغْفُورٌ لَهُمْ لِزيارَتِهِمْ لِجَدّى عَلىِّ بْنِ مُوسَى الرِّضا علیه السلام بِطُوسٍ ألا وَمَنْ زارَهُ فَاَصابَهُ في طَريقِهِ قَطْرَةٌ مِنَ السَّماءِ حَرَّمَ اللّهُ جَسَدَهُ عَلَى النّارِ.

[بحارالانوار:60/231- عيون أخبار الرّضا-عليه السلام-جلد2،ص،260، حديث22

حضرت عبدالعظیم کہتے ہیں: میں نے امام عسکری علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے: شہر «قم»اور شہر«آبہ» کے

شہری [شہر«آبہ»شہرمقدس قم اور ساوہ گاؤں کے درمیان واقع ہے] کو ہمارےجدّامجد امام رضا علیہ السلام شہر مقدس طوس کی زیارت کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ!(شہرطوس میں)جو شخص ان کی زیارت کریں اور راستے میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی اس تک پہنچ جائے، تو پروردگار عالم اس (زائر)کے جسم پرجہنم کی آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔

اھل قم پر لطف پروردگار

حدیث-۱۸

قالَ الصادِقُ علیه السلام: مَحْشَرُ النّاسِ کُلُّهُمْ اِلی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ اِلاّبُقْعَةٌ بِأَرْضِ الْجَبَلِ یُقالُ لَها قُم، فَاِنَّهُمْ یُحاسَبُونَ فحُفَرِهِمْ وَ یُحْشَرُونَ مِنْ حُفَرِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ ثُمَ قالَ: أَهْلُ قُم مَغْفُورٌ لَهُمْ.

[بحارالانوار:60/218]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:کائینات کے تمام لوگوں کو بیت المقدس کی طرف محشور کرےگا سوائے سرزمین جبل کی ایک جگہ کے جسے" قم "کہتے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنے قبروں میں حساب چکانا ہوں گے اور وہی سے جنت اور بہشت میں محشور ہو جائیں گے، پھر آپ (ع)نے فرمایا:اہل "قم "کو بخش دیا گیا ہے۔

اہل قم سےپریشانیوں کا دفع ہونا

حدیث-۱۹

قالَ الرِّضا علیه السلام لِزَکَرِیَّا ابْنَ آدَمَ بْنِ عَبْدِاللّهِ بنِ سَعْدِ الاَشْعَرِیّ: اِنَّ اللّهَ یَدْفَعُ البَلاءَ بِكَ عَنْ أَهْلِ قُم کَما یَدْفَعُ البَلاءَ عَنْ أَهْلِ بَغْدادَ بِقَبْرِ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ علیهماالسلام. [بحارالانوار: 60/220]

امام رضا علیہ السلام نے زکریا بن آدم اشعری سے فرمایا: پروردگار عالم نےتمہارے ذریعے اہل قم کی بلاء اور پریشانیوں کو دور کرے گا جس طرح اہل بغداد سےساتویں امام موسی کاظم علیہ السلام کی قبر مطہر کی وجہ سے وہاں کےلوگوں کی پریشانیوں کو دور فرمایا ہے۔

دین کے محافظ

حدیث-۲۰

رُوِیَ عَنِ الأئِمَةِ: لَوْلاَ القُمیُّونَ لَضاعَ الدّینُ [سفینة البحار: 2/446]

ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت نقل ہے کہ: اگر "قم "کے لوگ(مؤمنین) نہ ہوتے تو دین تباہ (ضائع)ہو جاتا۔